Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½

یوم سہ شنبہ (منگل)

فی پرچہ ۱؍

۲۰ شعبان ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۶ احسان ۱۳۲۹ ہش	۶ جون ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۳۱

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کوئٹہ تشریف لے گئے

لاہور ۵ رجون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے آج صبح نو بجے پاکستان میل کے ذریعہ کوئٹہ تشریف لے گئے۔ اپنے آقا کی زیارت سے فیضیاب ہونے کے لئے جماعت احمدیہ لاہور کے احباب سینکڑوں کی تعداد میں اسٹیشن پر موجود تھے۔ حضور نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ گاڑی روانہ ہونے تک خدام پروانہ وار بڑھ بڑھ کر مصافحہ کا شرف حاصل کرتے رہے۔

حضور کے ہمراہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ۔ سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ سیدہ ام متین احمد صاحبہ۔ سیدہ بشرےٰ بیگم صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب بھی تشریف لے گئے ہیں۔

نیز خدام میں سے میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری۔ شیخ مبارک احمد صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری۔ ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب۔ منشی فتح دین صاحب۔ شعبہ زود نویسی کے انچارج مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مولوی فاضل۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی۔ برادرم رشید احمد صاحب امریکن نو مسلم اور برادرم عبد الشکور کنزے صاحب کو امسال حضور کی معیت میں کوئٹہ جانے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالے کل گیارہ بجے دوپہر کے قریب ربوہ سے بذریعہ کار لاہور تشریف لائے تھے۔ کل شام حضور نے لجنہ اماء اللہ لاہور کے ایک اجلاس میں احمدی مستورات سے خطاب فرمایا

آج صبح طبیعت دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا کھانسی اور انفلوئنزا کی شکایت ابھی باقی ہے۔ گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (اسٹاف رپورٹر)

پاکستان میں جولائی سے آئندہ بارہ ماہ کے لئے نئی درآمدی پالیسی کا اعلان

کراچی ۵ رجون۔ حکومت پاکستان نے عام استعمال کی چیزوں اور مشینوں کی درآمد بڑھانے کے لئے درآمدی پالیسی کو نرم کر دیا ہے۔ چنانچہ اس سال جولائی سے شروع ہونے والے آئندہ بارہ ماہ کے لئے ایک نئی درآمدی پالیسی کا اعلان کیا گیا ہے۔ جس کا مقصد عام درآمدی لائسنسوں کا دائرہ عمل وسیع کرنا ہے۔

اب جاپان سے سوت سوتی کپڑا اور کیمیاوی اشیاء منگوائی جاسکیں گی۔ علاوہ ازیں بلجیم مغربی جرمنی اور ارجنٹائن کے علاوہ سہل الحصول والے علاقوں سے جو سامان درآمد کیا جاسکتا ہے۔ اس میں اور بہت سی اشیاء بھی شامل کر دی گئی ہیں۔ بعض عام استعمال کی چیزیں بغیر پرمٹ بھی درآمد کرنے کی اجازت ہوگی جن اشیاء کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ان میں دیاسلائی۔ مصالحہ جات۔ مکھن۔ گھی۔ پنیر بچوں کے لئے دودھ سے بنی ہوئی چیزیں۔ اون۔ اون سے بنی ہوئی چیزیں۔ کتابیں۔ کاغذ۔ ادویات بعض کیمیاوی اشیاء اور چمڑا رنگنے کا سامان شامل ہے۔ موٹر گاڑیوں اور عمارتی لکڑی وغیرہ کے لئے سال میں دو بار لائسنس جاری کئے جائیں گے۔ جو لوگ جولائی اور دسمبر کے درمیانی عرصہ کے لئے درآمدی لائسنس حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اس ماہ کے ختم ہونے سے پہلے پہلے درخواستیں بھجوا دیں۔

اے۔ آر۔ پی کلاس

لاہور ۵ رجون۔ اے۔ آر۔ پی کلاس سوم کا اگلا انسٹرکٹرز کورس ۱۹ جون ۱۹۵۰ء سے شروع ہو کر کوئی تین ہفتہ تک جاری رہے گا کورس ہر روز صبح سات بجے پولیس تھانہ پرانی انارکلی لاہور کے متصل سول ڈیفنس ہیڈ کوارٹرز کی بلڈنگ میں جو ٹریننگ سکول ہے شروع ہو رہا ہے۔

اقلیتی معاہدے کو کامیاب بنانے کے سلسلے میں پاکستانی اخبارات کا رویہ

نہایت درجہ قابل تعریف ہے (لالہ بھیم سین سچر)

لاہور ۵ رجون۔ آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں مقامی اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے ہندوستان کے غیر سرکاری وفد خیر سگالی کے لیڈر مسٹر بھیم سین سچر نے پاکستانی پریس کی قابل تعریف روش کو بہت سراہا۔ اور اس ضمن میں فرمایا کہ یہاں کے پریس نے نہرو لیاقت پیکٹ کو کامیاب بنانے میں جس صدق دلی سے کوشش کی ہے۔ اس پر میں انہیں دلی مبارکباد پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا۔ خدا تعالے کی مہربانی سے ایک نہایت خطرناک صورت حال چشم زدن میں خوشگوار صورت میں تبدیل ہو چکی ہے۔ لیکن اب ہمیں اس پیکٹ کو کہ جس کے نتیجہ میں یہ خوشگوار تبدیلی رونما ہوئی ہے کامیاب بنانا ہے۔ اس کے لئے پہلے شکوک وشبہات کو دلوں سے نکالنا ضروری ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان خیر سگالی کے وفود کا تانتا بندھا رہے۔ اور نہ صرف وفود ہی ایک ملک سے دوسرے ملک میں آنے شروع ہوں۔ بلکہ ایسی کانفرنسوں کا انعقاد عمل میں لایا جائے کہ جس میں عوام کے لئے بھی شرکت کی سہولتیں بہم پہونچائی جائیں۔ کیونکہ جب تک عوام ایک دوسرے کے قریب نہ آئیں گے کامیابی کی امید نہیں کی جاسکتی۔

(باقی صہ ۸ پر)

کراچی میں پاکستانی نمائندوں سے گفت وشنید کا چوتھا دن

سرادون ڈکسن بدھ کے روز سرینگر روانہ ہوں گے

کراچی ۵ رجون۔ آج یہاں سلامتی کونسل کے نمائندے سرادون ڈکسن اور حکومت پاکستان کے نمائندوں کے درمیان گفت وشنید پھر جاری رہی۔ آج بات چیت کا چوتھا روز تھا۔ آج کی ملاقات میں پاکستان کی طرف سے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان۔ وزیر امور کشمیر مشتاق احمد گورمانی اور سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی نے حصہ لیا۔ خیال ہے۔ کہ سرادون ڈکسن بدھ کو کراچی سے سرینگر روانہ ہو جائیں گے۔

کمیونسٹ پارٹی کو خلاف قانون قرار دینے کا فیصلہ

ٹوکیو ۵ رجون۔ جاپان کی حکومت نے کمیونسٹ پارٹی کو خلاف قانون قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت کے اٹارنی جنرل نے کل اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت عنقریب ایک بل پیش کرنا چاہتی ہے۔ جس کی رو سے نہ صرف کمیونسٹ پارٹی بلکہ عام کمیونسٹوں کی تمام سرگرمیاں بھی خلاف قانون قرار دے دی جائیں گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ آسٹریلیا کی حکومت نے کمیونسٹوں کے خلاف جو بل پاس کیا ہے۔ حکومت اس کا پوری طرح جائزہ لے رہی ہے۔

— کراچی ۵ رجون۔ مدیران جرائد کی کانفرنس کے نو ممبروں نے کانفرنس کی رکنیت سے استعفٰے دے دیا ہے۔

بغداد الجدید ۵ رجون۔ رحیم یارخان کے مقام پر بڑے بیلنے کا جو بہت بڑا کارخانہ بنایا جارہا ہے۔ اس میں ہر سال بیس ہزار ٹن بنولے بیلے جاسکیں گے۔

ایک ارب ڈالر کا اسلحہ

واشنگٹن ۵ رجون۔ کل امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچیسن نے سینٹ کی امور خارجہ کی کمیٹی اور مسلح افواج کی کمیٹی کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ شمالی اوقیانوس کے ممالک کو فوجی سامان مہیا کرنے کے سلسلے میں ایک ارب ڈالر کی امداد کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ لیکن آثار کچھ ایسے ہیں کہ آئندہ اس رقم میں اضافہ کرنا پڑے گا۔

امریکی قونصل خانہ کی طرف سے تحفہ

لاہور ۵ رجون۔ ڈاکٹر جارج جے کنڈریوا ثقافتی افسر امریکن قونصل خانہ لاہور نے حفظان صحت اور دیگر متعلقہ مضامین کی کتابوں کا ایک مجموعہ انسٹی ٹیوٹ آف ہائجین اینڈ پریونٹیو میڈیسن کو حکومت امریکہ کی طرف سے بطور تحفہ پیش کیا ہے۔ اب تک بلا قیمت عطیات کی یہ تیسری قسط ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹیو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

الہام داغِ ہجرت کا حوالہ مل گیا

غُلِبت الروم کے الہام کے متعلق ایک لطیف مکاشفہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

مجھے مدت سے "داغ ہجرت" والے الہام کے حوالہ کی تلاش تھی۔ لیکن نہ تو یہ الہام تذکرہ میں درج تھا۔ اور نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی کتاب یا تحریر وغیرہ میں ملتا تھا۔ البتہ زبانی روایتوں میں اس کا کثرت کے ساتھ چرچا تھا۔ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم نے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی ایک یادداشت میں یہ بات لکھ کر بھی رکھی ہوئی تھی۔ کہ یہ الہام حضور کو اپنے دعوے کے ابتدائی ایام میں ہوا تھا۔

بایں ہمہ مجھے اصل حوالہ کی تلاش رہتی تھی۔ سو اب خدا کے فضل سے ایک ایسا حوالہ مل گیا ہے کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تحریر پر براہِ راست مبنی تو نہیں ہے۔ لیکن اپنی معین تاریخ کی وجہ سے اس کے متعلق یقینی قیاس ہوتا ہے۔ کہ یا تو وہ کسی ڈائری میں چھپ چکا ہے۔ اور یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی اشتہار میں اس کا ذکر آ چکا ہے۔ اور یا کم از کم وہ کسی ایسی قلمی ڈائری میں محفوظ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی قلم بند ہو چکی تھی۔

بہرحال مجھے اب ایک دوست نے خط کے ذریعہ اطلاع دی ہے۔ کہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی بابت ماہ اپریل ۱۹۱۳ء کے صفحہ ۱۵۵ پر یہ الفاظ درج ہیں کہ:۔

"احمد (یعنی حضرت مسیح موعود) بھی ہجرت کے متعلق خدا کے اس عام قانون سے مستثنیٰ نہیں تھے۔ جو نبیوں کی زندگی میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک الہام جو آپ کو ۱۸ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ہوا۔ اس میں آپ پر "داغ ہجرت" کے الفاظ القاء ہوئے تھے۔ جس سے پتہ لگتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی کسی دن ہجرت کرنی پڑے گی۔ لیکن یہ بات ہم میں سے کوئی شخص نہیں سمجھ سکتا تھا کہ یہ ہجرت کس رنگ میں مقدر ہے۔"

(ترجمہ از عبارت انگریزی ریویو مطبوعہ ۱۹۱۳ء)

اس حوالہ میں اس الہام کی جو معین تاریخ درج ہے۔ وہ اس بات کا قطعی ثبوت ہے۔ کہ بہرحال وہ کسی اشتہار یا مطبوعہ ڈائری یا غیر مطبوعہ ڈائری سے لیا گیا ہے۔ اور یہ حوالہ ہے بھی ۱۹۱۳ء کا جب کہ موجودہ حالات کا کسی کو وہم و گمان بھی نہیں تھا۔

اس کے علاوہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر جو رسالہ زیر عنوان "صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے" ۱۹۰۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لکھ کر شائع کیا تھا۔ اس میں بھی "داغ ہجرت" والا الہام درج ہے۔ اور یہ بھی اس بات کا قطعی ثبوت ہے۔ کہ یہ الہام اب نہیں بنا لیا گیا۔ بلکہ ۱۹۰۸ء میں بھی یہ الہام جماعت احمدیہ میں اچھی طرح شائع اور متعارف تھا۔

اسی دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دوسرے الہام کا بھی ذکر کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ:۔

غُلِبت الروم فی ادنی الارض
وھم من بعد غلبھم سیغلبون

"یعنی رومیوں کو قریب کی زمین میں مغلوب ہونا پڑے گا۔ مگر وہ جلدی ہی پھر غالب ہو جائیں گے۔"

اس کے متعلق یہ دوست لکھتے ہیں کہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے اپنی کتاب تذکرۃ المہدی شائع شدہ دسمبر ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۴۲ و صفحہ ۴۳ پر اس الہام کے متعلق لکھا ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا۔ تو اس کے ساتھ ہی حضور کو یہ مکاشفہ بھی ہوا تھا کہ کوئی شخص قرآن شریف میں ادنی الارض (قریب کی زمین) کے الفاظ پر انگلی رکھ کر کہتا ہے۔ کہ اس سے مراد قادیان ہے۔ (تذکرۃ المہدی حصہ دوم شائع شدہ ۱۹۲۱ء)

اس تعلق میں خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ اس حوالہ سے واضح طور پر پتہ لگتا ہے کہ غلبت الروم والا الہام بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۱۹۰۴ء میں ہوا تھا۔ (تذکرہ صفحہ ۴۶۹) دراصل قادیان سے ہجرت کرنے کے متعلق ہی تھا۔ اور جب ادنی الارض (یعنی قریب کی زمین) کے الفاظ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ اس سے مراد قادیان ہے تو پھر لا محالہ استعارہ کی زبان میں روم سے مراد مسلمان لئے جائیں گے۔ اور اشارہ یہ سمجھا جائے گا۔ کہ آئندہ آنے والی کشمکش میں اولاً مسلمانوں کو قادیان اور اس کے اردگرد کے علاقہ (ضلع گورداسپور) کے متعلق مغلوب ہونا پڑے گا جیسا کہ ملکی تقسیم کے وقت فیصلہ ثالثی میں ہوا لیکن اس کے بعد زیادہ دیر نہیں ہو گی۔ کہ خدا تعالیٰ حالات کو بدل کر پھر غلبہ کی صورت پیدا کر دے گا۔ اور لطف یہ ہے کہ ادنی الارض کے الفاظ ویسے بھی گویا الفاظ (Contiguous Area) کا لفظی ترجمہ ہیں۔ جو فیصلہ ثالثی کی شرائط میں داخل تھے۔ فافہم و تدبر و انتظر۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کوئٹہ تشریف لے گئے ہیں۔ آئندہ خط و کتابت حسب ذیل پتہ پر کی جائے۔

یارک ہاؤس لٹن روڈ کوئٹہ (بلوچستان)

(پرائیویٹ سیکرٹری)

تعلیم الاسلام کالج لاہور

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ایف۔ اے اور ایف۔ ایس سی (نان میڈیکل) کا داخلہ ۱۰ر جون ۱۹۵۰ء سے شروع ہو گا۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔ کالج میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا بھی خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ سٹاف تجربہ کار ہے۔ اور طلباء کی انفرادی بہبودی میں ذاتی دلچسپی لیتا ہے۔ علاوہ ازیں کالج کی فیس دوسرے کالجوں کی نسبت بہت کم ہے۔ اور بورڈنگ کا خرچ تو تقریباً نصف ہوتا ہے۔ مستحق طلباء کو فیس کی رعایتیں اور وظائف فراخدلی سے عطا کئے جاتے ہیں۔ سائنس کے تجربات کے لئے بالکل نیا اور مکمل سامان حال ہی میں ولایت سے درآمد کیا گیا ہے۔

داخل ہونے والے طلباء اپنے ساتھ میٹرک پاس ہونے کا (Provisional) سرٹیفکیٹ اور کیرکٹر سرٹیفکیٹ لائیں۔ مزید معلومات کے لئے کالج سے پراسپکٹس طلب فرمائیں۔

(پرنسپل)

مستقل تعمیرات ربوہ کے لئے ٹھیکیداروں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے دفاتر اور متعلقہ تعمیرات کی اجازت آچکی ہے مستقل تعمیرات کا کام عنقریب شروع کیا جا رہا ہے۔ ایسے احباب جو ان تعمیرات کو ٹھیکہ پر بنوانے کا انتظام کرا سکتے ہوں وہ فوری طور پر نظارت علیا میں اطلاع دیدیں۔ مناسب ہو گا کہ خود کسی وقت نظارت علیا میں تشریف لا کر گفتگو فرمائیں۔ درخواستیں فوری طور پر مطلوب ہیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

ضروری اعلان

احباب جماعت کی خدمت میں بارہا گذارش کی جا چکی ہے کہ چندہ جات لازمی چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ یا ایسے ہی دوسرے چندہ جات جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مقررہ شدہ ہیں۔ یا چندہ جات تحریک جدید کے علاوہ کوئی چندہ خواہ کسی قدر اہم ہی کیوں نہ بتایا جائے نہ دیا جائے۔ جب تک کہ نظارت بیت المال کی اجازت اس بارہ میں چندہ طلب کرنے والے کے پاس نہ ہو۔ اسی طرح یہ بھی عرض کیا جا چکا ہے کہ کوئی مرکزی چندہ سوائے رسید بک جاری کردہ نظارت بیت المال کسی اور رسید پر نہ دیا جائے۔ ایک بار پھر احباب کو اس طرف توجہ دلا کر احتیاط کرنے کی گذارش کی جاتی ہے۔ (نظارت بیت المال)

ضروری اعلان

ایک جگہ سے معلوم ہوا ہے کہ چند اسسٹنٹ سرجنوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ معہ الاؤنس وغیرہ سات آٹھ سو کے قریب ہے۔ خواہشمند احباب فوری طور پر مجھ سے خط و کتابت کریں

(ناظر امور عامہ)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۶؍جون ۱۹۵۰ء

انفرادی ملکیت طبعی جذبہ ہے

۳؍جون کے الفضل میں ہم نے آفاق کے ایک مقالہ نگار کے کمال تحریف وتبدیل پر روشنی ڈالی تھی۔ آج ہم آفاق کے ایک اور مضمون کے متعلق جس کا عنوان ہے "الفضل کی انوکھی منطق" اور جو "خادم محی الدین" صاحب کے نام سے اشاعت مورخہ ۴؍جون میں شائع ہوا ہے۔ کچھ عرض کریں گے۔

مضمون زیر بحث میں جو اندازِ خطاب اختیار کیا گیا ہے۔ ہم اس کو نظر انداز کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں کافی تجربہ ہے۔ کہ جب کوئی شخص اصولی بحث میں لاجواب ہو جاتا ہے۔ تو اس کا سہارا یہی اندازِ خطاب رہ جاتا ہے۔ وہ غلط مبحث کرنے کے لئے موضوع کو چھوڑ کر فریق مخالف کی عقل وخرد وغیرہ پر حملہ کرتا ہے۔ اور پھر ہمیں تو اس کا کوئی دعویٰ ہی نہیں ہے۔ اس لئے ہم اس کے متعلق کچھ نہیں لکھیں گے۔

مقالہ نگار صاحب نے زیر بحث مضمون کے متعلق لکھا ہے۔ کہ

"اول تو یہ منطقی مغالطہ استعمال کیا گیا۔ کہ کسی امر میں ایک رائے رکھنے والے دو مختلف افراد کو دوسرے امور میں بھی ہم رائے قرار دیا۔ یعنی اگر منظور حسین صاحب نے کہا۔ کہ زمین کی ملکیت کو قرآن پاک انفرادی قرار نہیں دیتا۔ اور کمیونسٹ کہتے ہیں۔ کہ زمین کی ملکیت انفرادی نہ ہو۔ "الفضل" نے مغالطہ دے کر کہا۔ کہ منظور حسین صاحب کمیونسٹوں کی بے دینی اور الحاد کے بھی حامی ہیں۔ بلکہ یہ کہ کمیونسٹ ہیں۔ اگر یہ طرزِ استدلال صحیح ہو۔ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ احمدی حضرت عیسیٰؑ کو مردہ مانتے ہیں۔ کمیونسٹ بھی حضرت عیسیٰؑ کو مردہ مانتے ہیں۔ لہٰذا احمدی کمیونسٹ ہیں۔ ملحد ہیں۔ وغیرہ وغیرہ" (آفاق لاہور مورخہ ۴؍جون ۱۹۵۰ء)

ہم نے یہ کہیں نہیں لکھا۔ کہ منظور حسین صاحب کمیونسٹوں کی بے دینی اور الحاد کے بھی حامی ہیں۔ یا کہ وہ کمیونسٹ ہے۔ اگر لکھا ہے تو دکھایا جائے۔ ہم نے یہ ضرور لکھا ہے۔ کہ کمیونزم ایک الحادی تحریک ہے۔ اور اسلام کا مزاج اس سے مختلف ہی نہیں بلکہ متضاد ہے۔ اس لئے وہ اسلام کے چوکھٹے میں فٹ نہیں آ سکتا۔ اگر اس سے کوئی خیال کرے۔ کہ اسے کمیونسٹ یا الحاد کا حامی کہا گیا ہے۔ تو اس کی مرضی ہے۔ اگر بالفرض انفرادی ملکیت کی نفی کے اشتراک پر کسی کو کمیونسٹ بھی کہا جائے۔ تو یہ اس لئے درست ہوگا۔ کہ تحریک کمیونزم کی بنا ہی انفرادی ملکیت کی نفی ہے۔ اس لئے جو مثال مضمون نگار صاحب نے دی ہے۔ کہ احمدی حضرت عیسیٰؑ کو مردہ مانتے ہیں۔ اور کمیونسٹ بھی مردہ مانتے ہیں۔ اس لئے احمدیوں کو بھی کمیونسٹ یا ملحد کہا جا سکتا ہے۔ اس لئے غلط ہے کہ کمیونسٹوں کا ایسا اعتقاد اگر ہو بھی۔ تو ان کے بحیثیت کمیونسٹ ہونے کے نہیں ہے۔ تشبیہہ کسی خصوصیت کی وجہ سے دی جاتی ہے۔ مثلاً جب کہا جائے۔ کہ فلاں شیر ہے۔ تو شیر کی بہادری کی وجہ سے یہ تشبیہہ دی گئی ہے۔ اس لئے نہیں کہ شیر بھی کھاتا ہے اور فلاں بھی کھاتا ہے۔ اب "خادم محی الدین" صاحب بتائیں۔ کہ منطقی مغالطہ الفضل ڈالنا چاہتا ہے یا آپ؟

پھر یہ "خادم محی الدین" صاحب لکھتے ہیں کہ:

"سوال تو صرف یہ ہے۔ کہ جب تمام انفرادی ملکیت ختم ہو جائیگی۔ معاشی حالات تو ایسے ہونگے کہ چوری کا تصور بھی مفقود ہو جائے گا۔ اور جب لوگ قرآن کریم پڑھیں گے۔ تو اس میں لکھا ہوگا۔ کہ چور کے ہاتھ کاٹ دو۔ تو یہ سن کر تمام مجلس زعفران زار نہ بن جائے گی۔ ...... لوگ کہیں گے پرے بھی پھینکو اس دقیانوسی کتاب کو ......"

یہ ہے "الفضل" کی منطق کا معراج! یعنی اسلام کی صداقت کے لئے ضروری ہے۔ کہ چوری ہوتی رہے۔ زنا ہوتا رہے۔ جرائم ہوتے رہیں۔ اگر یہ نہ رہے۔ تو قرآن کریم کے احکام پر ہنسی نہ اڑے گی ـــ تو گویا خدانخواستہ احمدی جماعت کا ایک فرض یہ بھی ہے۔ کہ وہ اسلام کی صداقت کی خاطر چوری اور زنا کی ترویج میں مدد دے۔" (آفاق لاہور مورخہ ۴؍جون ۱۹۵۰ء)

اس کے جواب میں پہلے تو ہم اپنی وہ تمام عبارت نقل کرتے ہیں۔ جس کو کتر بیونت کر کے جناب "خادم محی الدین" صاحب نے یہ غلط نتیجہ نکالا ہے۔ فھو ہذا۔

"سوال تو صرف یہ ہے کہ جب تمام انفرادی ملکیت ختم ہو جائیگی۔ تو قرآن کریم کے یہ احکام جو انفرادی ملکیت کو جائز تصور کر کے اللہ تعالےٰ نے دئے ہیں۔ نعوذ باللہ مضحکہ خیز بن جائیں گے یا نہیں؟ کیا یہ بات مضحکہ خیز نہ ہوگی۔ کہ معاشی حالات تو ایسے ہوں گے۔ کہ انفرادی ملکیت اڑ جانے کے ساتھ چوری کا تصور بھی مفقود ہو جائے گا۔ اور جب لوگ قرآن کریم پڑھیں گے۔ تو اس میں لکھا ہوگا کہ چور کے ہاتھ کاٹ دو۔ یہ سن کر تمام مجلس زعفران زار نہ بن جائے گی؟ اور اللہ تعالےٰ کے عالم الغیب ہونے پر نعوذ باللہ سننے والے ہنسی نہ اڑائیں گے؟ سب سے پہلا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ لوگ کہیں گے۔ (نعوذ باللہ) پرے بھی پھینکو اس دقیانوسی کتاب کو جس میں لکھا ہے۔ کہ ممارزقنھم ینفقون۔ یا تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم۔ وہ کہیں گے اس کے لکھنے والے کو (نعوذ باللہ) اتنا بھی پتہ نہیں ہے۔ کہ تمام مال تو حکومت کے پاس ہے۔ ہمیں تو پیداوار میں سے صرف اپنی ضروریات کے لئے ملتا ہے۔ اور سب کو ملتا ہے۔ ہم اس کی راہ میں مال سے کس طرح مجاہدہ کریں۔ جب ہمارے ہاتھ پاؤں۔ آنکھ۔ کان۔ دماغ کے پیدا کئے ہوئے تمام مال پر سے پہلے ہی ہمارا تصرف بحق سرکار ضبط ہے۔ تو اب خدا کی راہ میں مال سے مجاہدہ کرو کے معنی کیا ہوئے۔ جس کتاب کا اس طرح اعتبار ہی ساقط ہو جائے گا۔ تو اس کے نازل کرنے والے کو کون مانے گا۔ انفرادی ملکیت کے ختم ہونے کے ساتھ ہی مکمل دہریت نہ آ جائیگی؟" (الفضل ۶؍مئی ۱۹۵۰ء)

آپ تو بڑی صحیح منطق جاننے والے ہیں۔ ذرا ہمیں بھی سمجھا دیجئے۔ کہ اب جبکہ ساری عبارت سامنے ہے۔ وہ نتیجہ کیسے نکل سکتا ہے۔ جو آپ نے نکالا ہے۔ ہم آپ جتنی عقلمندی کا دعویٰ تو نہیں کر سکتے۔ مگر ہماری ناقص سمجھ کے مطابق اس عبارت سے وہ نتیجہ قطعاً نہیں نکلتا۔ جو آپ نے نکالا ہے سنیئے۔

جناب من! انفرادی ملکیت رکھنا انسان کا ایک طبعی جذبہ ہے۔ ذرا غور فرمائیے ہے کہ نہیں؟ آپ اپنے آپ پر ہی چسپاں کر کے دیکھئے۔ میری کتاب۔ میرا مکان۔ میرا کوٹ۔ میری فلاں چیز وغیرہ وغیرہ۔ سو یہ ایک طبعی جذبہ ہے۔ اسلام ایک دین ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ ہی نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ فاقم وجھک للدین حنیفا۔ فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا۔ دین اسلام فطرت کے مطابق ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام میں طبعی جذبات کو قتل نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ان کو سیدھی راہ پر ڈالا جاتا ہے۔ اس لئے شریعت ان پر پابندیاں لگاتی ہے۔ مثلاً جنسی رجحان ایک طبعی جذبہ ہے۔ لیکن شریعت نے اس پر کچھ پابندیاں لگائی ہیں۔ مثلاً نکاح وغیرہ۔ اسی طرح انفرادی ملکیت کے طبعی جذبہ پر بھی پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ مثلاً انفرادی ملکیت چوری کے ذریعہ نہ حاصل کی جائے۔ جو ایسا کرے گا۔ اس کے ہاتھ کاٹ دئیے جائیں گے۔

چوری نہ کرنے کا حکم انفرادی ملکیت پر پابندی ہے۔ اصول نہیں ہے۔ اب جب انفرادی ملکیت ختم ہو جائیگی۔ تو قرآن کریم میں صرف پابندی کا ذکر مضحکہ خیز نہ ہوگا؟ فرض کیجئے کہ جنسی رجحان کو انسانوں میں ختم کر دیا جاتا ہے۔ تو ایسی صورت میں قرآن کریم میں نکاح یا اور اسی قسم کی پابندیاں موجود رہیں۔ تو پڑھنے والے کیا اڑا لیں گے؟

جناب "خادم محی الدین" صاحب استدلال یہ ہے۔ کہ جب اصل ہی نہ رہے۔ تو اس کے متعلق جو پابندیاں ہیں۔ ان کا قرآن کریم میں ذکر مضحکہ خیز ہو جاتا ہے۔ یہ پابندیاں اصل کی غمازی کرتی ہیں۔ مثلاً اگر آپ کسی کو گھوڑے کی لگام خریدتا دیکھیں۔ تو آپ ضرور یہی نتیجہ نکالیں گے۔ کہ یہ گھوڑے کے لئے ہے۔ ان صاحب کے پاس گھوڑا ہے۔ اگر کسی کے پاس گھوڑا نہ ہو۔ اور وہ لگام خریدنے پر اپنا روپیہ ضائع کردے۔ تو آپ کیا کہیں گے؟ اسی طرح جب قرآن کریم فرماتا ہے۔ کہ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون۔ تو گویا وہ انفرادی ملکیت پر پابندی لگاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ جب تک تم اپنی پیاری انفرادی ملکیتیں انفاق نہ کرو۔ نیکی نہیں پا سکتے: اسی طرح قرآن کریم نے انفرادی ملکیت پر کئی ایک پابندیاں لگا کر ان پابندیوں سے انفرادی ملکیت کا فطری وجود ثابت فرمایا ہے۔ سود کی ممانعت قماربازی کی ممانعت۔ سرقہ کی ممانعت یہ سب انفرادی ملکیت پر جو انسان کا طبعی جذبہ ہے۔ پابندیاں ہیں۔ یعنی قرآن کریم انفرادی ملکیت کے جذبہ کو تسلیم کرتا ہے۔ مگر اس کو سیدھی راہ پر رکھنے کے لئے اس پر کچھ پابندیاں عاید کرتا ہے

یہ تھا الفضل کا استدلال۔ جس کے آپ نے یہ معنی فرمائے ہیں۔ کہ الفضل کی منطق کا معراج یہ ہے۔ کہ وہ کہتا ہے۔ کہ اسلام کی صداقت کے لئے ضروری ہے۔ کہ چوری ہوتی رہے وغیرہ۔ سبحان اللہ کیا آپ کی فطانت کا یہی معراج ہے یا دیانت کا؟

اس مضمون میں تیسری بات جو "خادم محی الدین" صاحب نے فرمائی ہے۔ تنخواہوں اور کوٹھیوں کو زیر بحث لانے کے متعلق ہے۔ جو کچھ آپ نے اس مضمون میں فرمایا ہے۔ اسی میں اس کا جواب ہے۔

ہم نے عرض کیا تھا کہ یہ طرز وترتیب روس کی روشن انقلاب سے لی گئی ہے۔ اس میں کیا شک ہے۔ اور شرمانے کی کیا ضرورت ہے۔ کمیونزم اور منظور حسین صاحب کا انفرادی ملکیت کی نفی میں اشتراک اگر ان کو کمیونسٹ یا ملحد نہیں بناتا۔ تو روشن انقلاب کی طرز وترتیب اختیار کرنے سے وہ ایسے کیوں بن جائیں گے۔ کیا وہ کوٹھیوں۔ بڑی بڑی تنخواہوں۔ بڑی بڑی فیکٹریوں کی انفرادی ملکیت جائز سمجھتے ہیں۔ اگر نہیں تو محض طرز وترتیب اگر روس کی روشن انقلاب سے ٹکرا جائے۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ ؎

اس چمن میں پیروِ بلبل ہو یا تلمیذِ گل
یا سراپا نالہ بن جا یا نوا پیدا نہ کر

درخواست دعا۔ میری اہلیہ شدید خون کی کمی کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ اور لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب اسکی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر احمد خاں اسپیشل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کلاس

ہمارا ربوہ

(از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر)

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی کوٹھی ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ۔ قصر خلافت دفاتر تحریک جدید ۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ۔ اور دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی بنیادیں رکھ دیں

یخرج ھمّہٗ وغمّہٗ دوحۃ اسماعیل (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ترجمہ:۔ اس کا فکر اور اس کا غم ایک اسماعیلی درخت پیدا کرے گا (از تذکرہ صفحہ ۵۳۹)

یہ خبر تمام جماعت کے لئے انتہائی مسرت کا باعث ہوگی۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی کوٹھی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قصر خلافت۔ دفاتر تحریک جدید۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی بنیادیں مرکز سلسلہ ربوہ میں ۲۹ اور ۳۱ ؍ مئی ۱۹۵۰ء کو چھ بجے صبح کے قریب رکھ دیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

۲۹ ؍ مئی بروز پیر حضور نے صرف اپنی کوٹھی کی بنیاد رکھی اور تین اینٹیں اپنے دست مبارک سے لگائیں۔ یہ تقریب چھ بجے صبح کے قریب عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر ربوہ کے اکثر دوست موجود تھے۔ بنیادی اینٹیں رکھنے کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا فرمائی۔ اور تمام حاضرین بھی جو اس موقعہ پہ موجود تھے۔ وہ بھی دعا میں شریک ہوئے۔

۳۱ ؍ مئی بروز بدھ حضور نے مختلف مرکزی اداروں کی بنیادیں رکھیں۔ سب سے پہلے حضور نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بنیاد رکھی اس تقریب میں شمولیت کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلباء کا اکثر حصہ رات کی گاڑی سے ہی ربوہ پہنچ گیا تھا۔ اور جو دوست باقی رہ گئے تھے وہ علی الصبح تانگوں کے ذریعہ چنیوٹ سے ربوہ پہنچ گئے۔ اور اس مبارک تقریب میں شامل ہوئے۔ حضور نے اس موقعہ پر تین اینٹیں اپنے دست مبارک سے لگائیں۔ ان میں سے ایک اینٹ مسجد مبارک کی اینٹوں میں سے تھی۔ جو مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ قادیان سے اپنے ہمراہ لائے تھے۔ حضور جب بنیادی اینٹیں رکھ چکے تو اس کے بعد حضور کے ارشاد پر ایک اینٹ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے صحابہ کرام کی نمائندگی میں رکھی۔ ایک اینٹ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے بحیثیت قائم مقام ناظر اعلیٰ رکھی۔ ایک اینٹ مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب نے بحیثیت ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول رکھی۔ ایک اینٹ مسٹر عبدالشکور صاحب کنزے جرمن نو مسلم نے رکھی ایک اینٹ مسٹر رشید احمد صاحب امریکن نو مسلم نے رکھی۔ ایک اینٹ سید عبدالحمید آفندی مصری نے رکھی ایک اینٹ سید ابراہیم عباس صاحب سوڈانی نے رکھی۔ ایک اینٹ مکرم افضل خاں صاحب ترکستانی نے رکھی۔ ایک اینٹ مکرم بشیر محمد صاحب آف نیروبی نے رکھی اور ایک اینٹ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ ویسٹ افریقہ نے رکھی۔ ان تمام دوستوں نے حضور کے ارشاد پر اپنے اپنے علاقہ کی جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں یہ اینٹیں رکھیں۔ اور پھر حضور نے مجمع سمیت دعا فرمائی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بنیاد رکھنے کے بعد حضور نے قصر خلافت کی بنیاد رکھی۔ یہاں بھی حضور نے اپنے دست مبارک سے تین اینٹیں رکھیں جن میں سے ایک مسجد مبارک قادیان کی اینٹ تھی جو مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ لائے تھے۔

اس کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ مسٹر عبدالشکور صاحب کنزے جرمن نو مسلم۔ مسٹر رشید احمد صاحب امریکن نو مسلم۔ سید عبدالحمید آفندی مصری۔ سید ابراہیم عباس صاحب سوڈانی۔ مکرم افضل خاں صاحب ترکستانی اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے بترتیب اینٹیں رکھیں۔ اور پھر حضور نے مجمع سمیت دعا فرمائی۔

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے دفاتر تحریک جدید کی بنیاد رکھی اور اپنے دست مبارک سے تین اینٹیں لگائیں جن میں سے ایک اینٹ مسجد مبارک قادیان کی تھی۔ اس کے بعد اوپر کے تمام دوستوں نے ایک ایک اینٹ رکھی۔ علاوہ ازیں مکرم مولوی غلام نبی صاحب مصری جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور ایک بزرگ انسان ہیں۔ انہوں نے بھی اس موقعہ پر حضور کے ارشاد کے مطابق ایک اینٹ رکھی اور پھر حضور نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔

اس کے بعد حضور نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی بنیاد رکھی اور تین اینٹیں اپنے دست مبارک سے لگائیں۔ جن میں سے ایک اینٹ مسجد مبارک قادیان کی تھی۔ پھر اوپر کے تمام دوستوں نے ایک ایک اینٹ رکھی۔ علاوہ ازیں حضور کے ارشاد پر رحمت خاں صاحب افغان ابن خان میر صاحب افغان نے بھی ایک اینٹ افغانستان کے احمدیوں کی طرف سے رکھی اور پھر حضور نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی آخر میں حضور نے دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی بنیاد رکھی اور تین اینٹیں اپنے ہاتھ سے لگائیں اس کے بعد حضور کے ارشاد کے مطابق اوپر کے تمام دوستوں نے بھی ایک ایک اینٹ رکھی نیز ایک دوست مکرم محمد حسین صاحب برمی نے بھی ایک اینٹ رکھی۔ اور پھر حضور نے مجمع سمیت دعا فرمائی ان تمام مرکزی اداروں کی بنیاد رکھنے کے موقع پر ربوہ کے احباب انتہائی عقیدت کے جذبات کے ساتھ کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور انہوں نے ان مقامات کے بابرکت ہونے کے متعلق اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کیں۔

احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ان اداروں کو جلد پایۂ تکمیل تک لے جائے اور ربوہ کو اسلام اور احمدیت کے استحکام کے لئے ایک مضبوط مرکز بنا دے۔

اللھم آمین

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا لجنہ اماء اللہ لاہور سے خطاب

اپنے مقام کو سمجھو اور صحابیات کی طرح کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی کوشش کرو

(از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر)

لاہور ۵ ؍ جون ۱۹۵۰ء سات بجے شام حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے رتن باغ میں لجنہ اماء اللہ لاہور کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں پھر ایک نور ظاہر کیا ہے۔ پھر ایک سورج کا طلوع ہوا ہے جس سے تمام تاریکیاں جاتی رہی ہیں۔ اسلئے تم اپنے مقام کو سمجھو اور اپنے اندر نئی بیداری اور زندگی پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری ترقی کے لئے بے انتہا مواقع پیدا کئے ہیں۔ تم بھی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی نقل کرنے کی کوشش کرو۔ اور تم بھی ان صحابیات کی نقل کرنے کی کوشش کرو۔ جنہوں نے دنیا میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں

حضور نے تقریر کے شروع میں فرمایا۔ میری طبیعت آج کل ایسی تو نہیں تھی کہ میں کوئی تقریر کرسکتا لیکن ایکدن جبکہ مجھے شدید ہیٹ سٹراک کی تکلیف تھی۔ اور میں سخت سر درد کی وجہ سے اپنے بستر پر پڑا ہوا تھا۔ لاہور کی لجنہ اماء اللہ کی چند عہدیدار میرے پاس ربوہ پہنچیں اور انہوں نے کہا۔ ہم نے سنا ہے کہ آپ بلوچستان جا رہے ہیں۔ ہم چاہتی ہیں کہ آپ ہمارے اجتماع میں بھی ایک تقریر فرمائیں۔ فوری طور پر اپنی حالت کو دیکھتے ہوئے میرا خیال اس طرف گیا کہ میں [illegible] لیکن جب میں نے یہ دیکھا کہ میں تو اپنے کمرہ میں بھی گرمی اور لو لگنے کیوجہ سے بیمار ہوں اور یہ اس [illegible] گرمی میں لاہور سے چلکر آئی ہیں تو میں نے سمجھا کہ [illegible] میرا انکار اللہ تعالےٰ کو ناپسند ہو چنانچہ میں نے تقریر کرنا منظور کر لیا۔ اور میں نے کہدیا کہ تقریر شام کے وقت رکھنا تا کہ گرمی میں باہر نکلنے سے مجھے تکلیف نہ ہو۔

حضور نے فرمایا مجھے افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں چونکہ وقت کی پابندی کی عادت نہیں۔ اسلئے باوجود سمجھانے کے لجنہ اماء اللہ نے میری تقریر کے لئے ۵ بجے کا اعلان کر دیا۔ حالانکہ میں نے سات بجے کہا تھا یا زیادہ سے زیادہ ساڑھے چھ بجے جب میں یہاں پہنچا اور میں نے اس کے متعلق پوچھا تو مجھے یہ جواب دیا گیا کہ چونکہ عورتیں وقت پر نہیں آتیں۔ اسلئے دو گھنٹے پہلے کا اعلان کر دیا گیا تو میں نے سمجھا کہ یہ طریق درست نہیں جلسہ کے وقت کا ہمیشہ صحیح اعلان ہونا چاہیئے۔ اور صحیح وقت پر جلسہ کی کارروائی شروع کر دینی چاہیئے اس طرح بعد میں آنے والی خود بخود اپنے نقص کو دور کرنے کی کوشش کریں گی۔

اس نصیحت کے بعد حضور نے سورۃ فلق کی لطیف تفسیر کی اور پھر اپنے ایک تازہ رؤیا کا ذکر فرمایا۔ جس میں حضور نے عورتوں سے مخاطب کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ اے عورتو تمہارے لئے آزادی کا وقت آگیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے اسلام اور احمدیت کے ذریعہ تمہارے لئے ترقی کے بے انتہا راستے کھولدیئے ہیں۔ اگر اس وقت بھی تم نہیں اٹھو گی تو کب اٹھو گی اور اگر اس وقت بھی تم اپنے مقام اور درجہ کے حصول کے لئے جدوجہد نہیں کرو گی۔ تو کب کرو گی۔ اس رؤیا میں حضور نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تمہارے مرد تمہاری بات نہیں مانتے اور وہ دین کی خدمت کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ تو تم ان کو چھوڑ دو اور انہیں بتا دو کہ تمہارا تعلق ان سے اس وقت تک ہے جب تک وہ دین کی خدمت کرتے ہیں۔

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا بیشک قرآن کریم نے یہ بتایا ہے کہ اگر مرد جنت کے اعلےٰ مقام پر ہو گا اور عورت کسی نچلے مقام پر ہو گی۔ تو عورت بھی اسکے پاس رکھی جائے گی۔ اسی طرح اگر عورت اعلےٰ مقام پر ہو گی تو مرد بھی اسکے پاس رکھا جائیگا

احمدیت کا پہلا کالج بیرونِ پاکستان

مغربی افریقہ کا پہلا مسلم کالج۔ احمدیت کی صداقت کا ایک اور زندہ نشان

از مکرم ڈاکٹر سید سفیر الدین بشیر احمد پی۔ ایچ۔ ڈی لنڈن پرنسپل احمدیہ کالج گولڈ کوسٹ

گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ کی احمدیہ جماعت تعداد اور اہمیت کے لحاظ سے بہت ہی نمایاں ہے۔ یہاں تبلیغ بھی خوب ہے۔ اور جماعت بھی ترقی پر ہے مگر ایک اہم کمی کا احساس اس میں موجود تھا۔ اور وہ کالج کے وجود کا نہ ہونا تھا۔ بعض دوستوں کو خیال ہوگا۔ کہ کالج اور تبلیغ اسلام کا کیا جوڑ۔ اور اسے اہم کمی کیوں سمجھا گیا۔ ان کا یہ سمجھنا حق بجانب ہوگا۔ اگر ہم پاکستان کے تمدنی حالات کو مدنظر رکھیں۔ مگر یہاں اور وہاں کی تہذیب۔ رسم و رواج اور علمی حالت میں نمایاں فرق ہے۔ یہاں کے لوگ اب تعلیم کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ یہاں چند گنتی کے احمدیہ سکولوں کے علاوہ مسلمانوں کا کوئی اور سکول نہیں ہے۔ سارے کے سارے سکول عیسائیوں کے ہیں۔ اور اسی وجہ سے تعلیم یافتہ طبقہ کی اکثریت عیسائی ہے۔ مسلمانوں میں سکول نہ ہونے کی وجہ سے جہالت کی کثرت ہے۔ دوسری خرابی اس سے یہ پیدا ہو گئی ہے۔ کہ اگر مسلمان لڑکے عیسائی سکولوں میں تعلیم کے لئے جائیں۔ تو کوشش کر کے ان کا نام عیسائی رکھ دیا جاتا ہے۔ بلکہ بعض مرتبہ تو خود مسلمان والدین اپنے لڑکوں کا عیسائی نام رکھ کر داخلہ کرواتے ہیں۔ تا داخلہ ہو جائے۔ سکولوں کی کمی کی وجہ سے داخلہ آسانی سے نہیں ہوتا۔ اور اسی سے فائدہ اٹھانا عیسائی مبلغوں کا کام ہے۔ اور وہ مسلمان لڑکوں کو داخلہ نہ دینے کا بہانہ کر دیتے ہیں۔ کہ جگہ نہیں ہے۔ مگر وہی لڑکا عیسائی نام کے ساتھ آتا ہے۔ تو جگہ ہو جاتی ہے۔ داخلہ کے بعد صرف نام رکھنے پر ہی کفایت نہیں کی جاتی۔ بلکہ باضابطہ طور پر عیسائیت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور درسی کتابیں (Text Books) بھی وہی پڑھائی جاتی ہیں۔ جن میں عیسائیت کی تعلیم قصہ وغیرہ کے رنگ میں موجود ہوتی ہے۔ اب ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ایک بچہ کا ماحول جب بچپن سے عیسائیت کا ہو۔ اور نام بھی عیسائی ہو۔ پھر بڑا ہو کر کیا ہوگا۔ والدین عموماً جاہل ہوتے ہیں۔ اور اسلامی تعلیم کی ناواقفیت کی وجہ سے گھر کا ماحول بھی ٹھیک نہ ہو۔ اور بچے اسلامی تعلیم اور صحیح تربیت کی اہمیت نہ رکھتے ہوں تو پھر نتیجہ ظاہر ہے۔ ان وجوہات سے مسلمانوں کے اکثر بچے جو پڑھ لکھ کر سکول سے باہر نکلتے ہیں

تو وہ عیسائیت کے رنگ میں رنگین اور نام کے مسلمان یا بالکل عیسائی بن کر نکلتے ہیں۔ اس کا اثر ہماری جماعت پر بھی پڑ رہا تھا۔ اور ہمارے جونیئر اور سینئر سکول بہت ہی خوش اسلوبی سے چل رہے ہیں۔ پھر بھی فارغ ہونے پر عیسائیوں کے کالج ہی میں جانا پڑتا تھا۔ کالجوں میں بھی کافی بندش تھی۔ اسلامی نام ہونا لڑکے کے لئے نااہلی کا ثبوت تھا۔ بس نام دیکھا اور کہہ دیا کہ یہاں جگہ نہیں ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا۔ کہ بیچارے احمدی لڑکے ہمارے سکولوں سے فارغ ہو کر پھر آگے نہیں پڑھ سکتے تھے۔ اسی سال ہی کئی احمدی لڑکے جو بیچارے دو تین سال سے تعلیم حاصل نہیں کر سکے تھے۔ احمدیہ کالج میں داخل ہوئے ہیں۔ بعض احمدی والدین کے لڑکے جن کے عیسائی نام اور جو عملی طور پر بھی عیسائی ہو چکے تھے۔ ہمارے کالج میں داخل ہو کر انہوں نے نام تبدیل کیا ہے۔ اور نماز وغیرہ میں آنے لگے ہیں۔ الحمد للہ۔

اس مختصر بیان سے دوستوں کو اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ عیسائیت کا جال کس طرح ہم پر بھی خطرناک طور سے پھیل رہا تھا۔ اس مختصر تمہید کے بعد میں احمدیہ کالج گولڈ کوسٹ کی مختصر تاریخ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جماعت کے افراد اور ہمارے مبلغوں کی دوربینی نے اس خطرہ کا احساس کرتے ہوئے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی خدمت میں مدد کی درخواست کی۔ اور ہمارے اولوالعزم خلیفہ نے فوراً ہی خاکسار کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان روانہ کیا۔ خاکسار نے ۴ سال کے عرصہ میں تعلیم حاصل کر کے حضرت اقدس کی خدمت میں افریقہ جانے کی اجازت مانگی۔ اور حضور نے ازراہ کرم میری درخواست منظور فرماتے ہوئے میری بیوی کو فوراً انگلستان روانہ فرما دیا۔ تا اس نئے ملک میں وہ میری شریک زندگی ہوں۔ ان کا یہاں میرے ساتھ ہونا میرے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ یہ غالباً دوسری پاکستانی عورت ہیں۔ جنہوں نے افریقہ کی سرزمین میں قدم رکھا ہے۔ (پہلی ہمارے محترم امیر جناب مولوی نذیر احمد علی صاحب کی اہلیہ محترمہ ہیں)

خاکسار معہ اپنی اہلیہ کے لنڈن سے ۲۲ دسمبر ۱۹۴۹ء کو روانہ ہو کر گولڈ کوسٹ ۴ جنوری ۱۹۵۰ء کو پہنچا۔ بندرگاہ پر مکرم جناب نذیر احمد صاحب مبشر اور برادرم عبدالحق صاحب تشریف لائے تھے۔ ان کے ہمراہ اپنے مرکز سالٹ پانڈ جو کہ ساٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ بذریعہ کار پہنچے۔ وہاں تین دن کے قیام کے بعد کماسی جہاں کہ کالج کھلنے والا تھا۔ پہنچے۔ یہ جگہ سالٹ پانڈ سے ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور لاری سے پورا ایک دن لگتا ہے۔ سات جنوری کی شام کو کماسی پہنچے۔ یہاں مکرمی جناب بابو نذیر احمد علی امیر جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ مقیم ہیں۔ اور یہ علاقہ چونکہ گولڈ کوسٹ کا بہت ہی وسطی علاقہ ہے۔ اور دینی اہمیت کے لحاظ سے دارالخلافہ Accra کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت اقدس نے کالج یہاں کھولنے کی اجازت عطا فرمائی۔

یہاں کے تعلیمی ادارے جنوری سے شروع ہوتے ہیں۔ اس لئے میرے پاس وقت بہت ہی کم تھا۔ اور اسی مہینہ میں کالج کی ابتدا کرنی تھی۔ مگر ملک میں سٹرائیک اور بدامنی کے شروع ہو جانے کی وجہ سے ہمارے لئے اخبار میں اعلان وغیرہ اور دیگر انتظام بہت ہی مشکل ہو گیا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس سال کالج کی ابتدا ناممکن ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے منشاء کو کون روک سکتا تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں میں نے دعا کی درخواست شروع کر دی۔ اور ہم خدا کے فضل و کرم سے ۳۰ جنوری ۱۹۵۰ء کو کالج کھولنے میں کامیاب ہو گئے۔ الحمد للہ۔

ابتداء میں بہت کم لڑکے آئے۔ اور خیال تھا۔ کہ بیس پچیس سے زیادہ کی تعداد اس سال نہ ہو سکے گی مگر حضرت اقدس کی خاص توجہ سے ہمیں امید سے زیادہ طلباء مل گئے۔ اور اس وقت طلباء کی تعداد دو کلاسوں میں ۶۰ ہے۔ الحمد للہ۔ یہاں عربی اور دینیات کی روزانہ ایک گھنٹی ہوتی ہے۔ اور عیسائی لڑکے بھی شوق سے حصہ لے رہے ہیں۔

کالج ابھی تک عارضی عمارت میں ہے۔ چونکہ ہمیں ابھی تک مناسب زمین نہیں ملی۔ یہاں کے بادشاہ سے اس سلسلہ میں خاکسار و جناب نذیر احمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ اور جماعت کے چند معززین نے ملاقات کی۔ ملاقات کے وقت بطور تحفہ جناب امیر صاحب نے بادشاہ کی خدمت میں سلسلہ کا انگریزی ترجمہ قرآن پیش کیا۔ جسے اس نے بہت ہی خوشی سے قبول کیا۔ اور پڑھنے کا وعدہ بھی کیا۔ کالج کے لئے اس نے اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔ اور کالج کے ملاحظہ کا بھی وعدہ کیا۔

ابتداء میں ہمیں بعض مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور ان میں سے ایک تو محکمہ تعلیم کی طرف سے تھا۔ لیکن ہمارے کام نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے دلوں کو بہت حد تک پھیر دیا ہے۔ اور اب امید ہے۔ کہ ہماری عمارت مکمل ہونے پر اور سٹاف کے اچھا ہونے پر گورنمنٹ کی طرف سے امداد بھی مل جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ سٹاف کی یہ کمی برادرم مسعود احمد صاحب کے آنے سے اور ایک اور دوست جن کے آنے کے لئے حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ پوری ہو جائیگی۔

یہاں کی ایک مشکل اور بھی یہ ہے۔ کہ سفر کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ زیادہ تر لاریاں چلتی ہیں۔ اور ان کی ساخت اس طرح کی ہوتی ہے۔ اور سڑکیں اس قدر خراب ہوتی ہیں۔ کہ انسان ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتے پہنچتے گرد و غبار سے اٹ جاتا ہے۔ دوسرے یہ بھی ہے۔ کہ سفر لمبا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر میرے اس مختصر دوران قیام میں یعنی جنوری سے اپریل تک میں تقریباً چھ سو میل کا سفر طے کر چکا ہوں۔ پچھلی دفعہ جب میں سالٹ پونڈ جا رہا تھا۔ تو لاری گڑھے میں جا پڑی۔ اور خاکسار لاری کے آگے دو گز کے فاصلہ پر گرا۔ خدا کے فضل سے لاری الٹی نہیں اور فوراً ہی رک گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بال بال بچا لیا الحمد للہ۔

ابھی مشکلات تو بہت ہیں۔ لیکن بغیر مشکلات اور پریشانیوں کے کوئی چیز حاصل ہو۔ تو اس کا لطف بھی نہیں آتا۔ پھر بھی ان سب کی حد ہوتی ہے، اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ سے خصوصاً اور جماعت کے دوستوں سے عموماً دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ تا اللہ تعالیٰ مجھے طاقت عطا فرمائے۔ کہ میں جس مقصد کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ اسے پورا کرنے میں کامیاب ہو سکوں۔ اور یہ کالج اسلام کے لئے مفید اور کارآمد ثابت ہو سکے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا لجنہ اماء اللہ لاہور سے خطاب

صفحہ ۴ سے آگے

لیکن یہ طفیلی چیز ہے۔ تمہیں کوشش یہ کرنی چاہیئے۔ کہ تم اپنے خاوندوں یا رشتہ داروں کی وجہ سے جنت کا اعلیٰ مقام حاصل نہ کرو۔ بلکہ تمہاری وجہ سے تمہارے رشتہ داروں کو اعلیٰ مقام حاصل ہو۔ حضور نے فرمایا۔

یہ فلق کا زمانہ ہے۔ جب پو پھٹتی ہے۔ تو ہر شخص جاگ اٹھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ یہ بیداری کا وقت ہے۔ اس وقت کوئی تو نماز کے لئے مسجد کی طرف چل پڑتا ہے۔ اور کوئی شراب پینے کے لئے شراب خانہ کی طرف چل پڑتا ہے۔ تم بھی اس وقت برا نمونہ دکھا سکتی ہو۔ اور اچھا نمونہ بھی قائم کر سکتی ہو۔ لیکن فلق کے لفظ میں جو اس سورہ کے شروع میں آتا ہے۔ اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ تم چونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت ہو۔ اس لئے تم اپنی زندگیوں کو اسلام اور احمدیت کے احکام کے مطابق ڈھالو۔ اور زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی کوشش کرو۔ آخر میں حضور نے دعا پر اس جلسہ کا اختتام فرمایا۔

اس اجتماع میں لاہور کی احمدی خواتین نہایت کثرت سے شریک ہوئیں۔ اور لجنہ اماء اللہ کا انتظام قابل تعریف تھا۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۰۹۹۶: میں مسمی محمد الدین ولد امام الدین صاحب گوجرانوالہ خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال کوئی نہیں۔ کیونکہ میں کپور تھلہ کا رہنے والا ہوں۔ وہاں کوئی مکان نہیں تھا کرایہ کے مکان میں رہتے تھے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اندازاً مبلغ ۔/۶۰ روپیہ ماہوار ہو جاتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہو گی۔ العبد:۔ محمد الدین ولد امام الدین قوم چال گوجرانوالہ۔ گواہ شد۔ مولا بخش مونسپل پنشنر سیکرٹری وصایا گوجرانوالہ۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۴۸۱: میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد بذریعہ تجارت تقریباً ۔/۱۳۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر متروکہ ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ العبد:۔ محمود احمد ولد چوہدری محمود دیوان ڈھا جیک ۱۴۵ R-1۔ گواہ شد:۔ محمود دیوان بقلم خود والد موصی۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۰۳۹۰: میں مسمی احمد خان ولد چوہدری مولاداد صاحب قوم سندھو۔ ساکن گولیکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اراضی تعدادی ۲ کنال بلاشرکت غیرے قیمتی ۔/۸۰۰ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ ۔/۴۰ روپے بعد ادائے انکم ٹیکس ۔/۱۲ روپے ہیں اس کے بھی ۱/۱۰ کی وصیت بحق انجمن مذکور کرتا ہوں۔ کمی بڑھتی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد:۔ احمد خان ولد چوہدری مولاداد صاحب ساکن گولیکی ضلع گجرات۔ گواہ شد:۔ سید محمد اکبر شاہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گولیکی ضلع گجرات۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۰۱۴۲: میں مسمی نور الدین ولد میاں محمد ابراہیم صاحب گوجر تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن دھاروال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اراضی تعدادی ستر بیگھ چاہی بارانی قیمتی ۔/۱۴۰۰۰ للعہ ۔/۱/۱ اور واقع موضع دھاروال میں ۳۵ بیگھ موضع کھلانور تحصیل کھاریاں میں ۳۵ بیگھ بلاشرکت غیری ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ بابت حصہ وصیت جائداد کر جاؤں۔ تو وہ منہا سمجھا جائے گا۔ العبد:۔ میاں نور الدین ولد میاں محمد ابراہیم صاحب گوجر ساکن دھاروال ضلع گجرات۔ گواہ شد:۔ چوہدری فتح محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گولیکی ضلع گجرات۔ گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۰۶۳۱: میں مسماۃ رسول بی بی زوجہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے۔ ایس۔ اے۔ وی قوم وڑائچ سکنہ خانووالی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ۔/۵۰۰ روپیہ ہے جو خاوند سے بصورت زیورات وصول کر لیا ہوا ہے کنٹھہ طلائی وزنی ۳ تولے قیمتی ۔/۳۰۰ جوبلی طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ۔/۱۰۰ روپیہ چوڑیاں نقرئی وزنی ۵۰ تولہ قیمتی ۔/۸۰ روپیہ کل جائداد ۔/۴۸۰ روپیہ کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اور یہی وصیت میرے ترکہ اور بعد از ان پیدا شدہ جائداد پر بھی اطلاق پائے گی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا رسول بی بی زوجہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب۔ گواہ شد:۔ ایم محمد ابراہیم خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۰۱۲: میں مسمی گھسیٹا ولد خواجہ صاحب قوم گوجر مہاجر حال سوہاوہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت مہاجر ہوں بھینی کھادر میں ۔/۶۶ ایکڑ اراضی بلا شرکت غیرے ہے۔ اور موضع کوٹلی گوجراں ضلع ہوشیارپور میں ۱۶ ایکڑ اراضی موروثی ہے۔ جو فی الحال ہندوستان کے قبضہ میں ہے۔ اس جگہ مجھے ۵ ایکڑ زمین حکومت پاکستان سے ملی ہے۔ جس کا ابھی پتہ نہیں کہ ملکیت ہو گی یا نہیں۔ اور اس زمین سے جو فصل پیدا ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق انجمن مذکور کرتا ہوں۔ اور اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہو گی۔ العبد:۔ گھسیٹا ولد خواجہ صاحب مہاجر ڈسکہ سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ ماسٹر عبد العزیز واقف زندگی۔ مدرسہ احمدیہ تحریک جدید ڈسکہ۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد امیر جماعت ہائے احمدیہ ڈسکہ

وصیت نمبر ۱۱۸۶۰: میں مسماۃ عالم بی بی زوجہ چراغ دین صاحب تیلی ساکن قادیان حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد چاندی کی چوڑیاں جن کی قیمت یکصد روپیہ ہے۔ اور مہر مبلغ ۔/۲۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر کوئی اور جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا عالم بی بی۔ گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا دولت بی بی رتن باغ لاہور۔ گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا نواب بی بی۔ گواہ شد:۔ امۃ القیوم رتن باغ۔ گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا:۔ بھابی زینب صاحبہ۔

وصیت نمبر ۱۱۹۴۳: میں مسمی عبد الحق ولد قادر بخش صاحب ارائیں پیدائشی احمدی چک ۸۹ ف/۱۰ رتن ڈاکخانہ عباس پور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میرا گذارہ سالانہ آمد فی کاشتکاری پر ہے۔ جو اندازاً ۴۴ من غلہ گندم غیر معین ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہو گی۔ العبد:۔ عبد الحق ولد قادر بخش قوم ارائیں۔ گواہ شد:۔ عمر دین ولد امام دین قوم ارائیں دیہہ ہذا۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۰۸۲: میں مسماۃ فاطمہ بی بی زوجہ ماسٹر چراغ دین صاحب کندن عارف والا منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ صرف یہی زیورات ہیں مہر بذمہ خاوند ۔/۳۰۰ روپیہ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہو گی۔ الامۃ:۔ فاطمہ بی بی زوجہ چراغ دین ٹیچر ہائی سکول عارف والا۔ گواہ شد:۔ چراغ دین سیکرٹری مال خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ سید سردار حسین شاہ

وصیت نمبر ۱۲۱۴۹: میں مسمی نھتو ولد مستری حسن محمد صاحب احمدی ترکھان ساکن کھیوہ باجوہ ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں صرف سالانہ آمد مالیتی ۔/۱۰۰ روپیہ پر گذارہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کی کمی بڑھتی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔ العبد:۔ نھتو ولد مستری حسن محمد قوم ترکھان ساکن کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم پسر موصی۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۲۲۷: میں مسماۃ رضیہ بیگم رضیہ ناصرہ زوجہ ملک محمد عبد اللہ خان صاحب ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ ۔/۴۰۰ روپیہ بذمہ خاوند زیور طلائی چوڑیاں ۳ تولہ کانٹے طلائی ایک تولہ۔ ہار دو تولے چھاپ دو عدد ۱/۲ تولہ قیمتی ۔/۶۲۵ روپیہ میرے مرنے کے بعد جتنی جائداد ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہو گی۔ العبد:۔ رضیہ ناصرہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ مرزا اسد اللہ سیکرٹری مال نوشہرہ چھاؤنی۔ گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ پارسل کلرک نوشہرہ چھاؤنی پشاور۔

اعلان

محمد اسمٰعیل صاحب سابق مددگار کارکن دفتر امور عامہ کو بعض شکایات کی بناء پر ملازمت سے الگ کر دیا گیا ہے۔ وہ آخر اپریل ۵۰ء سے نظارت امور عامہ یا صدر انجمن احمدیہ کے کسی ادارہ میں ملازم نہیں ہیں۔ احباب مطلع رہیں (نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ماسٹر میاں خان صاحب کلرک دفتر تعلیم و تربیت فوراً متوجہ ہوں

ماسٹر میاں خاں صاحب کلرک دفتر تعلیم و تربیت کئی روز سے دفتر سے غیر حاضر ہیں۔ وہ یہاں اپنی بیوی کی بیماری کی وجہ سے رخصت لے کر گئے تھے۔ لیکن ابھی تک واپس نہیں آئے۔ بہو کرم وہ جہاں کہیں ہوں۔ باجود دوست یہ اعلان پڑھیں۔ اور انہیں جانتے ہوں۔ فوراً انہیں مطلع فرمائیں۔ کہ وہ اس اعلان کو پڑھتے ہی دفتر تعلیم و تربیت میں رپورٹ فرمائیں۔

(نائب ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

تعلیم القرآن کلاس میں شامل ہونے والے طلباء

دوست جانتے ہیں۔ کہ ہر سال مرکز میں رمضان المبارک کے ایام میں قرآن کریم کا ترجمہ اور درس کے اسباق ہوتے ہیں۔ یہ اسباق انشاء اللہ العزیز امسال بھی منعقد کئے جائیں گے کلاسیں ۲۰ رجون سے شروع ہو جائیں گی۔ تمام شامل ہونے والے احباب اس تاریخ تک مرکز میں تشریف لے آویں۔ اور موسم کے مطابق بستر بھی ہمراہ لائیں۔ (نائب ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

وظائف کی درخواستوں کی تاریخ گذر چکی ہے

جیسا کہ دوست جانتے ہیں۔ نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے امدادی وظائف اور قرضہ جات حسنہ کی درخواستیں ۲۰ مئی تک طلب کی گئی تھیں۔ یہ تاریخ گذر چکی ہے۔ اس لئے احباب کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ براہ مہربانی کوئی درخواست ارسال نہ فرمائیں۔ کیونکہ اب کسی درخواست پر غور نہیں کیا جا سکے گا۔ (نائب ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

اعلان منجانب دار القضاء ربوہ

مکرم ڈاکٹر رحیم بخش صاحب ساکن محلہ دار الرحمت قادیان حال پشاور مرحوم کے ورثاء بیوی۔ دو پسر دو دختر نے درخواست دی ہے۔ کہ مرحوم کا امانتی روپیہ اور وہ روپیہ جو نظارت بیت المال ربوہ کے ماتحت تجارت پر لگا ہوا ہے۔ چوہدری فضل الرحمن صاحب پسر اکبر کے نام منتقل کر دیا جائے۔ سو اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مرحوم کے کسی وارث کو اس پر اعتراض ہو۔ یا مرحوم کے ذمہ کسی صاحب کا قرض واجب الادا ہو۔ تو وہ ایک ماہ تک دفتر ہذا میں اطلاع بھیجدیں ورنہ ایک ماہ کے بعد اس کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

نادر موقع!

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں اس وقت ایم بی بی ایس ڈاکٹر کے لئے پریکٹس کا بہترین موقعہ ہے۔ احمدی ڈاکٹر صاحبان اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اس بارہ میں جملہ خط و کتابت صاحبزادہ صاحب علوی سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان سے کریں۔ (نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پتہ مطلوب ہے

مسمی عبد الکریم صاحب عرف ابو ولد محمد یوسف صاحب ساکن ککرالہ بھائی کا دیارت ننگو و غالباً سندھ میں کسی جگہ مقیم ہیں۔ جماعتہائے صوبہ سندھ خاص توجہ فرما کر ان کے ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

وفات

خاکسار کے ماموں زاد بھائی چوہدری ظہور الدین احمد عمر ۲۲ سال پسر حاجی غلام احمد مرحوم آف کریام ضلع جالندھر مورخہ ۱۳ رمئی بروز منگل دماغ کی نالی پھٹ جانے سے اچانک وفات پا گئے۔ مرحوم کا جنازہ اگلے روز ربوہ بذریعہ بس لے جایا گیا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ خاص ربوہ میں دفنایا گیا۔

مرحوم نے دو سالہ بچہ یادگار چھوڑا ہے۔ اور اس کے ... چوہدری احمد دین و نور الدین متعلم تعلیم الاسلام کالج لاہور نے اسی سال بی۔ اے اور ... کا امتحان دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

ہم کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے آمین

خاکسار عبد الغنی خان آف کریام ضلع جالندھر حال چک ۱۰۹ گ ب ڈاکخانہ براستہ گھوڑ یالہ ضلع لائل پور

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری کیلئے احمدی تاجروں کے پتے بھجوائیں

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری ایڈیشن ۱۹۵۰ء کی اشاعت کیلئے احمدی تاجروں کے پتہ جات جلد از جلد درکار ہیں۔ تمام عہدیداران جماعت اور تاجر صاحبان سے درخواست ہے۔ کہ مندرجہ بالا پتہ پر اپنے پتہ جات تفصیل کاروبار بھجوانے کا فوراً انتظام کریں:-

وکیل التجارت تحریک جدید پوسٹ بکس ۲۳۶ جودھامل بلڈنگ لاہور

بلجیم کے عام انتخابات میں سوشلسٹ کرسچن پارٹی کی فتح

برسلز ۵ر جون۔ آج صبح حکومت بلجیم کی وزارت داخلہ نے عام انتخابات کے غیر سرکاری اندازے کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ ایوان نمائندگان اور سینٹ میں سوشلسٹ کرسچین پارٹی کو جو شاہ لیوپولڈ کی واپسی کی حامی تھی۔ اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ نئے ایوان نمائندگان میں پارٹی پوزیشن اب حسب ذیل ہو گی۔ سوشلسٹ کرسچین پارٹی ۱۰۷۔ سوشلسٹ ۷۵۔ لبرل ۲۰۔ کمیونسٹ ۷ اگر باقی پارٹیاں متحد ہو جائیں۔ تو بھی سوشلسٹ کرسچین پارٹی کو دو نشستوں کی اکثریت حاصل رہے گی۔ ان انتخابات سے قبل باقی پارٹیوں کی مجموعی تعداد کے مقابلے میں کرسچین پارٹی کی تعداد میں دو نشستوں کی کمی تھی۔ اب سینٹ میں سوشلسٹ کرسچین پارٹی کی تعداد ۵۴ سوشلسٹ کی ۳۹ لبرل کی ۱۰ اور کمیونسٹوں کی تعداد ۳ ہوئی اس میں بھی مجموعی لحاظ سے کرسچین پارٹی کو دو نشستوں کی اکثریت حاصل رہی ہے پہلے اسے سینٹ میں نو کی اکثریت حاصل تھی۔

جاپان میں انتخابات کی رفتار

ٹوکیو ۵ر جون۔ جاپان میں جو انتخابات ہو رہے ہیں۔ ان کی رفتار سے پتہ چلتا ہے کہ اب تک حکومت کی پارٹی کو ہی سب سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس کے بعد سوشلسٹ پارٹی کا نمبر ہے اور کمیونسٹ پارٹی کوئی ایک نشست بھی حاصل نہیں کر سکی ہے۔

کراچی ۴ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے دفاتر روزگار نے ایک لاکھ ۲۲ ہزار افراد کو ملازمت دلائی ہے حکومت نے امیدواروں کو مختلف پیشوں کی مہارت دلانے کے لئے ۲ تربیتی مرکز قائم کر رکھے ہیں

بیرونی ملکوں کو امداد بہم پہنچانے کا امریکی قانون

واشنگٹن ۵ر جون صدر ٹرومین ۱۹۵۰ء میں بیرونی ملکوں کو امداد دینے کے قانون پر آج دستخط کر دیئے۔ اس قانون کی رو سے پانچ مختلف سکیموں کے ماتحت بیرونی ممالک کو امداد دی جائے گی۔ اس میں ٹیکنیکل امداد کے منصوبے کے علاوہ نیوے سال کے لئے یورپ کی بحالی کا پروگرام بھی شامل ہے۔ نیز جنوبی کوریا کو منتانگ چین اور جنوب مشرقی ایشیا کے دیگر ممالک کو امداد بہم پہنچانے فلسطین کے عرب مہاجرین کی امداد اور ادارہ جمعیت اقوام کے تحت بچوں کی امداد جاری رکھنے کا بھی اس میں ذکر ہے۔

بقیہ صفحہ اول

مسٹر بھیم سین سچر نے خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جب تک حل طلب مسائل سے متعلق امور طے نہیں ہوں گے۔ اصل مسائل کا خاطر خواہ حل نہیں نکل سکے گا۔ اس لئے اگر دونوں ملک باہم دوست بنکر ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ تو پہلے ان متعلقہ امور کو طے کر کے حالات کو سازگار بنانا پڑے گا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ مغویہ عورتوں کی بازیابی۔ مقدس مقامات کی واپسی متروکہ جائدادوں کے متعلق سمجھوتہ اور تجارت کی بحالی کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کشمیر کا مسئلہ میرے نزدیک اب کوئی ٹیڑھا مسئلہ نہیں ہے یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ دونوں حکومتیں آزاد وغیر جانبدار استصواب کو ہی مسئلہ کا اصل حل تسلیم کرتی ہیں۔ موجودہ خوشگوار حالات میں ایسے آزاد استصواب کے لئے راستہ صاف ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ بہرحال یہ ضروری ہے کہ رائے شماری آزادانہ ہونی چاہیئے۔ کسی پر قسم کا دباؤ نہ ڈالا جائے۔ اور نہ ہی کسی کو اس کے حق رائے دہندگی سے محروم کیا جائے۔ ایک اور سوال کے جواب میں جو شیاما پرشاد مکرجی اور ان کے ساتھیوں کے بیانات کے متعلق تھا آپ نے کہا کہ جو کوئی بھی نہرو لیاقت پیکٹ کو ناکام بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ یقیناً اپنے ملک کا دشمن ہے۔ آپ نے مزید کہا۔ اگر خدانخواستہ ہماری لغزشوں کی وجہ سے یہ پیکٹ جس نے دونوں آزاد و خود مختار ہمسایہ ممالک کے لئے امن کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی راہ پیدا کر دی ہے کامیاب نہ ہوا۔ تو پھر اس کا نتیجہ دونوں کی تباہی اور بربادی کی شکل میں ظاہر ہو گا۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ نہ صرف یہ ملک ہی تباہ ہوں گے۔ بلکہ روئے زمین سے انسانیت ختم ہو کر رہ جائے گی۔ آپ نے اپیل کی کہ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اس پیکٹ کو کامیاب بنانے میں اپنی اپنی حکومت کا ہاتھ بٹائے۔ اور دونوں کے موجودہ خلوص نیت کو پروان چڑھانے کی ہر ممکن کوشش کرے۔

شام کو وفد کے ممبران نے مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں طلباء سے خطاب کیا۔ جس میں نہرو لیاقت پیکٹ کو کامیاب بنانے کی پرزور اپیل کی۔ لالہ بھیم سین سچر نے تقریر کرتے ہوئے کہا نوجوان طالب علموں کی کوششوں اور قربانیوں سے ہی پاکستان عالم وجود میں آیا۔ اور اب اسکو ترقی دینے کی ذمہ داری بھی انہی پر عائد ہوتی ہے۔ بلکہ اصل کام تو اب شروع ہوا ہے

نارووال کے جھگڑے میں مقامی احراری لیڈروں کا ہاتھ

سرکردہ لیگی لیڈروں کا مشترکہ بیان

سیالکوٹ ۴ر جون۔ نارووال کے ناخوشگوار واقعات کے متعلق چوہدری محمد اقبال چیمہ جنرل سکرٹری صوبائی مسلم لیگ مسٹر عبدالغنی صدر ضلعی مسلم لیگ سیالکوٹ۔ خواجہ محمد صفدر سٹی مسلم لیگ۔ سیالکوٹ سید مرید حسین ایڈووکیٹ سیالکوٹ اور مسٹر محمد فیض حسین سیالکوٹ نے آج ایک مشترکہ بیان دیا۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ نارووال میں شیعہ سنی سوال پیدا نہیں ہوا بلکہ یہ محض ایک سیاسی معاملہ ہے۔ کیونکہ سنیوں نے سرکاری اور غیر سرکاری افسروں کے سامنے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا تھا۔

مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ نارووال میں کشمیری اور شیخ دو بڑے فرقے ہیں اور یہ سیاسی میدان میں ایک دوسرے کے حریف۔ شیخ شیعہ ہیں اور کشمیری سنی۔ گذشتہ انتخابات میں شیخ فرقہ کو مسلم لیگی ہونے کی وجہ سے کامیابی ہوئی اور ان کے حریف احرار میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ لیکن بعد میں دونوں کے درمیان رسہ کشی جاری رہی۔ اس نے نازک صورت اس وقت اختیار کی جب مقامی میونسپل کمیٹی معطل کر دی گئی اور دو ماہ قبل مقامی اسلامیہ ہائی سکول کا نظم و نسق تحصیلدار کے سپرد کیا گیا۔ اس سے سنیوں کے مفاد کو نقصان پہنچا۔ ان شیخ و سنیوں کے درمیان اختلاف بڑھ گئے۔

مشترکہ بیان میں ہمارے نامہ نگار خصوصی کی اس رپورٹ کی تصدیق کی گئی۔ جو نارووال کی صورت حال کے متعلق کل شائع ہوئی۔ اور جس میں بتایا گیا تھا کہ ایک شیعہ مہاجر نے ذوالجناح کا جلوس نکالنے کے لئے ۳۱ر مئی کو اجازت چاہی۔ اس شخص کے پاس تقسیم کے قبل بٹالہ میں ایسا جلوس نکالنے کا لائسنس تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس وجہ سے اجازت نہ دی کہ بعض سنیوں نے جلوس پر اعتراض کیا ہے ——— ۳۰ر مئی کو ضلع مسلم لیگ اور سٹی مسلم لیگ کے صدر صوبائی لیگ کے جنرل سکرٹری سید مرید حسین ایڈووکیٹ ملک فضل حسین اور دوسرے سرکردہ مسلم لیگی نارووال گئے اور دونوں پارٹیوں سے اسلام اور پاکستان کے نام پر اپیل کی کہ وہ اپنے اختلافات کو ختم کر دیں۔ شیعوں نے تو مصالحانہ رویہ اختیار کیا۔ لیکن سنی جن میں زیادہ احراری تھے۔ ہماری بات کو ماننے پر رضامند نہ ہوئے۔ آخر ہم نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو صورت حال سے آگاہ کر دیا۔ دونوں فریقوں کے نمائندوں کو سیالکوٹ بلایا گیا اور ۵ ۲ر مئی کو سارا دن مذاکرات جاری رہے۔ جس میں جلوس نکالنے کا فیصلہ ہو گیا۔ لیکن اس کے راستہ پر اتفاق نہ ہوا۔ نواب احسان علی خاں آف مالیر کوٹلہ ۹ ۲ر تاریخ کو یہاں پہنچ گئے۔ ۳۰ر مئی کو پیر مبارک علی شاہ اور مولانا داؤد غزنوی لاہور سے نارووال گئے انہیں مشیر اعلیٰ نے خاص طور پر یہاں بھیجا تھا۔ تاکہ وہ مصالحت کرائیں۔ بیان میں آگے چل کر کہا گیا۔ کہ دونوں پارٹیوں کے درمیان جلوس نکالنے کے راستہ پر اتفاق کرانے کے لئے براہ راست مذاکرات شروع کئے گئے۔ کئی ایک تجاویز پیش ہوئیں۔ شیعہ ملتے گئے۔ لیکن سنی انہیں مسترد کرتے رہے۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ مسلم لیگی (شیعہ) پاکستان کے اتحاد کی خاطر متفق ہو گئے۔ لیکن دوسری پارٹی پر کوئی اثر نہ ہوا۔ جس میں زیادہ تعداد احراریوں کی ہے۔

پاکستان کے نام اپیل کرتے ہوئے کہ وہ اصل صورت حال کا جائزہ لیں۔ ان اصحاب نے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ نارووال کے معاملات کو مذہبی امور سے کوئی تعلق نہیں یہ محض سیاسی مسئلہ ہے جو مقامی احراری اور مسلم لیگیوں کے درمیان جاری ہے۔

(روزنامہ احسان ۵ر جون ۱۹۵۰ء)

دنیا کی سب سے بڑی دوربین کا حیرت انگیز انکشاف

لندن ۵ر جون۔ ماؤنٹ پلومر کیلیفورنیا میں دنیا کی سب سے بڑی دوربین نے ایسا حیرت انگیز انکشاف کیا ہے۔ جس سے سیاروں کے متعلق پرانے نظریات میں تبدیلی کرنی پڑے گی۔ اس دوربین کے ذریعہ پلوٹو (PLUTO) کا سیارہ کی جو نظام شمسی کا بعید ترین سیارہ ہے اور جس کا فاصلہ ۴ ارب میل ہے پہلی دفعہ "پیمائش" ہو سکی ہے۔

پہلی دوربینوں سے اتنے بڑے سیارے کی صحیح پیمائش ممکن نہ تھی منجموں نے قیاس کیا تھا کہ پلوٹو کی جسامت زمین جتنی ہو گی۔ ماؤنٹ پلومر کی دوربین کی وجہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اسکی جسامت زمین سے نصف ہے اور اس کا وزن زمین کا صرف دسواں حصہ ہے جسامت میں یہ مریخ اور مشتری کے درمیان ہے اور اس کا حجم اس سے بہت کم ہے۔ جتنا پہلے قیاس کیا جاتا تھا۔ اب پنڈوں کی حرکت میں تغیر کی نئی وجہیں دریافت کرنی پڑیں گی۔ (راسٹار)

——— سنگاپور۔ ۴ر جون۔ کل رات دہشت پسندوں نے کوالالمپور جانیوالی گاڑی پر شدید فائرنگ کیا معلوم ہوا ہے کہ ملایا پولیس کا ایک افسر مارا گیا۔ جو سنگاپور میں امریکی دفتر اطلاعات میں کام کرتا تھا۔